124965 ـ فطرانہ دينے ميں غلہ اور كھانا كى اقسام

سوال

فطرانہ ميں كيا كچھ ديا جا سكتا ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

فطرانہ دينے ميں وہى چيز اختيار كى جائيگى جسے لوگ بطور خوراك استعمال كرتے ہيں، مثلا گندم، مكئ اور چاول، لوبيا دال، چنے، مكرونہ، اور گوشت وغيرہ، نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فطرانہ ميں ايك صاع فرض كيا ہے، اور صحابہ كرام بھى فطرانہ ميں وہى چيز ديا كرتے تھے جسے وہ بطور خوراك استعمال كرتے.

بخارى اور مسلم نے ابو سعيد خدرى رضى اللہ تعالى عنہ سے روايت كيا ہے كہ:

" ہم نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كے دور ميں عيد الفطر كے دن ايك صاع غلہ بطور فطرانہ ادا كيا كرتے تھے.

ابو سعيد رضى اللہ تعالى عنہ كہتے ہيں: ان ايام ميں ہمارى خوراك جو اور منقہ اور پنير اور كھجور تھى "

صحيح بخارى حديث نمبر (1510) صحيح مسلم حديث نمبر (985).

ايك روايت ميں ہے كہ:

" نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كى موجودگى ميں ہم ہر چھوٹے اور بڑے آزاد اور غلام كى جانب سے ايك صاع كھانا، يا ايك صاع پنير يا ايك صاع جو يا ايك صاع كھجور يا ايك صاع منقہ بطور فطرانہ ادا كيا كرتے تھے "

اس حديث ميں لفظ طعام يعنى كھانے كى شرح سب اہل علم نے گندم كى ہے، اور كچھ دوسرے علماء كہتے ہيں كہ طعام سے مقصود وہ چيز ہے جو علاقے كے لوگ بطور خوراك استعمال كرتے ہوں، چاہے وہ گندم ہو يا مكئى وغيرہ، اور صحيح بھى يہى ہے؛ كيونكہ فطرانہ اور زكاۃ اغنياء كى جانب سے فقراء كے ليے رحمدلى اور خير خواہى ہے، اس ليے مسلمان كے ليے واجب نہيں كہ وہ اپنے علاقے كى خوراك كے علاوہ كسى اور چيز كے ساتھ ان كى غمخوارى كرے.

بلاشك و شبہ حرمين يعنى سعوديہ ميں چاول ہى علاقے كى خوراك ہے اور چاول خوشى سے كھايا جاتا ہے، اور پھر

نص میں وارد جو سے افضل بھی ہے، اس لیے معلوم ہونا چاہیے كہ فطرانہ میں چاول دینے میں كوئی حرج نہیں " انتہی

دیكھیں: مجموع فتاوی الشیخ ابن باز رحمہ اللہ (14 / 200).

اور شیخ الاسلام رحمہ اللہ كہتے ہیں:

" لیكن اگر علاقے كے لوگوں كی خوراك ان میں كوئی ایك جنس ہو تو بلاشك و شبہ انہیں اپنی خوراك میں فطرانہ دینے میں جائز ہے.

اور كیا وہ اپنی خوراك كے علاوہ كسی اور جنس میں فطرانہ ادا كر سكتے ہیں یا نہیں ؟ مثلا ان كی خوراك تو چاول اور مكئی ہو تو وہ گندم یا جو فطرانہ میں دیں، یا چاول اور مكئی وغیرہ فطرانہ میں دینا كافی ہو گا ؟

اس میں نزاع و اختلاف مشہور ہے، اور سب اقوال سے صحیح قول یہی ہے كہ وہ اسی چیز میں فطرانہ ادا كرے جسے وہ اپنی خوراك استعمال كرتا ہے، چاہے وہ ان اجناس میں شامل نہ بھی ہو، اكثر علماء كرام مثلا شافعی وغیرہ كا قول یہی ہے.

كیونكہ صدقات میں اصل یہی ہے كہ فقراء و مساكین كی غمخواری كے لیے واجب ہوتا ہے، جیسا كہ اللہ سبحانہ و تعالی كا فرمان ہے:

درمیانہ درجہ كا جسے تم اپنے اہل و عیال كو كھلاتے ہو .

اور نبی كریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فطرانہ میں ایك صاع كھجور یا جو فرض كیا ہے؛ كیونكہ اہل مدینہ كی خوراك یہی تھی، اور اگر اہل مدینہ كی یہی اشیاء خوراك نہ ہوتی اور وہ بطور خوراك كوئی اور جنس استعمال كرتے ہوتے تو نبی كریم صلی اللہ علیہ وسلم انہیں فطرانہ میں وہ چیز دینے كا مكلف نہ بناتے جسے وہ خوراك استعمال نہ كرتے تھے، جس طرح اللہ تعالی نے بھی كفارات میں اس كا حكم نہیں دیا " انتہی

دیكھیں: مجموع الفتاوی (25 / 68).

اور ابن قیم رحمہ اللہ كہتے ہیں:

" اہل مدینہ كی خوراك غالبا یہی اشیاء تھیں، لیكن اگر كسی علاقے اور محلہ والوں كی خوراك اس كے علاوہ ہو تو انہیں اپنی خوراك میں سے ایك صاع فطرانہ ادا كرنا ہوگا، جس طرح كہ اگر كسی كی خوراك مكئی یا چاول ، یا پھر انجیر وغیرہ دوسرے دانے ہوں تو وہ یہی اشیاء ادا كریگا، اور اگر ان كی خوراك دانے كے علاوہ كچھ اور ہو مثلا پنیر اور

گوشت اور مچھلی تو وہ اپنی خوراك میں سے ایك صاع فطرانہ ادا كریں گے چاہے وہ كچھ بھی ہو جمہور علماء كا قول یہی ہے، اور صحیح بھی یہی ہے اس كے علاوہ كوئی اور قول نہیں كہا جائیگا.

كیونكہ فطرانہ كا مقصد تو مساكین و فقراء كی عید والے دن ضرورت پوری كرنا ہے، اور علاقے كے لوگوں كی خوراك كے ساتھ ان كی غمخواری كرنا ہے، اس لیے آٹا دینا بھی جائز ہے، اگرچہ اس میں وارد حدیث صحیح نہیں ہے "

دیكھیں: اعلام الموقعین (3 / 12).

اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ كہتے ہیں:

" صحیح یہی ہے كہ جو چیز بھی خوراك ہو چاہے وہ دانے ہوں یا پھل اور گوشت وغیرہ تو وہ فطرانہ میں كافی ہو گی " انتہی

دیكھیں: الشرح الممتع (6 / 183).

واللہ اعلم .